جلد ۵۲/۱۷ ۸ امان ۱۳۴۲ ہش ۱۳ شوال ۱۳۸۲ھ ۸ مارچ ۱۹۶۳ء نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کیلئے ہو جائے

انبیاء علیہم السلام اس مقصد کی طرف راہ نمائی کیلئے ہی مبعوث ہوتے رہے ہیں

"تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آتے ہیں اگرچہ انہوں نے جو احکام دنیا کو سنائے وہ مبسوط اور مطول تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں۔ اور تمام امور جو توحید، تہذیب معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں۔ غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں۔ ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدایتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدایتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے کلی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جاوے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو راہبری کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کر لے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے۔ لیکن وہ عظیم گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے۔ وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے۔ اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔

دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے ۔ ۔ ۔ تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے دور ہٹ جاوے۔ پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے تو شرک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر جہنم کا وارث بنا دیتا ہے۔" (الحکم ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بے چینی بہت رہتی ہے نیند کم آتی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

آمین

ضروری اعلان

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی نرسری کلاس میں داخلہ کی میعاد بڑھا دی گئی ہے خواہشمند احباب اپنے بچوں کو سکول ہذا میں داخل کر کے بہترین ماحول اعلیٰ تعلیم اور ہر قسم کی ذہنی تربیتی اور صحت مندانہ فضل سے مستفید ہوں۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

تعمیر دفتر وقف جدید کے سلسلہ میں بعض احباب نے غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ چنانچہ مکرم میاں ارشید احمد صاحب و غلام احمد صاحب ٹرنک بازار سیالکوٹ نے اس مد میں ایک ہزار روپے کا نقد عطیہ ارسال فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے ایسے مخلصین ہیں جن کے وعدے اگرچہ تھوڑے ہیں۔ مگر ان کی مالی تنگی کے پیش نظر ان کی قربانیاں نہایت عظیم الشان اور قابل رشک ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان دوستوں کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص اور اموال میں برکت دے۔ اور ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور ان کی قربانیاں ان کے اموال میں کمی کا موجب بننے کی بجائے غیر معمولی افزائش اور برکت کا باعث ہوں۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مارچ ۶۳ء

خلق عظیم بڑی بھاری کرامت ہے

(مسیح موعود علیہ السلام)

کل ہم نے اپنے اداریہ میں احباب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ان کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کا نمونہ بن کر دنیا کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا عملی پہلو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوہ حسنہ میں اجاگر کیا ہے۔ اور یہ اسوہ حسنہ جہاں سنت اور احادیث کے ذریعہ تکوینی طور پر ہمارے تک پہنچا ہے وہاں چونکہ اس تکوینی ذریعہ اور امتداد زمانہ کی وجہ سے عقلمندوں اور جاہلوں نے اس میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے بھی ملا دی ہیں جو قرآن کریم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ رسول اللہ کے منافی پڑتی ہیں۔

اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے مطابق جیسا کہ مجدد دین والی حدیث میں وضاحت کی گئی ہے ایسے نفوس مبعوث کرنے کا سلسلہ جاری کیا ہے جو ان غلطیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اپنے اپنے زمانہ کے مطابق دور کرتے آئے ہیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے جنہوں نے آکر اپنے اعمال کے ذریعہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس لئے چونکہ ہر احمدی کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ بن کر دنیا کے سامنے پیش آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے سنت رسول اللہ کو اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ کو اس لئے رکھا ہے کہ ہم اخلاق عالیہ کو اپنی ذات میں جمع کریں اور دنیا کے سامنے قرآن کریم کی تعلیمات کو اپنے اعمال میں پیش کریں۔ تجدید و احیائے دین کا یہی بہترین ذریعہ ہے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان الفاظ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ اخلاق کی کیا قیمت ہے:۔

"ہماری جماعت میں شہزور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہزور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو۔ کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔

مَیں نے کل یا پرسوں بیان کیا تھا کہ خُلقِ عظیم بڑی بھاری کرامت ہے جو خوارق عادت امور کو بھی مشتبہ کر سکتا ہے۔ مثلاً اگر آج شق القمر کا معجزہ ہو۔ تو یہ ہیئت وطبعی کے ماہر اور سائنس کے دلدادہ فی الفور اس کو کسوف خسوف کے اقسام میں داخل کر کے اس کی عظمت کو کم کرنا چاہیں گے اور جو پرانا معجزہ اب پیش کرتے ہیں تو اسے قصہ قرار دیتے ہیں۔ مثلاً یہی کسوف خسوف دیکھو جو رمضان میں ہوا اور جو آیاتِ مہدی میں سے ایک سماوی نشان تھا۔ مَیں نے سنا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو علم ہیئت کی رو سے ثابت تھا کہ رمضان میں ایسا ہو۔ یہ کہہ کر گویا وہ اس حدیث کی جو امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ وقعت کم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ احمق اتنا نہیں سوچتے کہ نبوت ہر ایک شخص نہیں کر سکتا۔ نبوت پیشگوئی کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی ہر کس و ناکس کا یہ کام نہیں کہ وہ پیشگوئیاں کرتا پھرے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدعی مہدویت و مسیحیت کے زمانہ میں یہ کسوف خسوف رمضان میں ہوگا اور ابتدائے آفرینش سے آج تک کبھی نہیں ہوا۔ پس اگر عقلی طور پر کسی قسم کا اشتباہ ہو تو ایسے مخالفوں کو چاہیئے کہ وہ تاریخی طور پر اس پیشگوئی کی عظمت کو کم کر دکھائیں۔ یعنی کسی ایسے وقت کا پتہ دیں جبکہ رمضان میں کسوف خسوف اس طور پر ہوا ہو کہ پہلے کسی مدعی نے دعوےٰ بھی کیا ہے اور جس امر کا دعویٰ کیا ہو اس امر کے ثبوت میں رمضان کے کسوف خسوف کی پہلے کسی نبی کے زمانہ میں پیشگوئی بھی کی گئی ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ کوئی دکھلا سکے۔

میری غرض اس واقعہ کے بیان سے صرف یہ تھی کہ خوارق پر تو کسی نہ کسی رنگ میں لوگ عذرات پیش کر دیتے ہیں اور اس کو ٹالنا چاہتے ہیں لیکن اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا۔ جیسے فرمایا۔ انک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔ یُوں تو آنحضرت صلعم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوت ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپؐ کے اخلاقی اعجاز کا نمبران سب سے اول ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی۔ اور نہ پیش کر سکے گی۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر عاداتِ ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تُند مزاج اور غصہ ور ان عاداتِ بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بے شک یہ کرامت ہے اور ایسا ہی خود ستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے۔ تو بس یہ ایک مداومی اور زندہ کرامت ہے۔ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے۔ بہت سے رِند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوئے لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا ہے اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی۔ بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دینِ حق کو قبول کر لیا۔

پس مَیں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ مَیں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ انکو گوشِ دل سے سنو اور ان پر عمل کرو!

ہاں خوب یاد رکھو اور اس کو سچ سمجھو کہ ایک روز اللہ تعالےٰ کے حضور جانا ہے پس اگر ہم عمدہ حالت میں یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو ہمارے لئے مُبارکی اور خوشی ہے۔ ورنہ خطرناک حالت ہے۔ یاد رکھو کہ جب انسان بُری حالت میں جاتا ہے تو مکان بعید اس کیلئے یہیں سے شروع ہو جاتا ہے یعنی نزع کی حالت ہی سے اس میں تغیر شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے انہ من یأت ربہ مجرماً فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحییٰ۔ یعنی جو شخص مجرم بن کر آوے گا اس کے لئے ایک جہنم ہے جس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ یہ کیسی صاف بات ہے۔ اصل لذّت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے۔ بلکہ اسی حالت میں وہ زندہ متصور ہوتا ہے جبکہ ہر طرح کے امن و آرام میں ہو۔ اگر وہ کسی درد مثلاً قولنج یا درد دانت ہی میں مبتلا ہو جاوے تو وہ مُردوں سے بدتر ہوتا ہے اور حالت ایسی ہوتی ہے کہ نہ تو مُردہ ہی ہوتا ہے اور نہ زندہ ہی کہلا سکتا ہے پس اسی پر قیاس کر لو کہ جہنم کے دردناک عذاب میں کیسی بُری حالت ہوگی۔

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔ اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالےٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنانِ خدا و رسولؐ سے موافقت کرتا رہا گویا اس نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالےٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ یہ ایک عادۃُ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے الگ ہو کر اگر ہوا و ہوسِ نفسانی کا بندہ ہوتا ہے تو خدا اس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں اِدھر تعلقات بڑھتے ہیں اُدھر کم ہوتے ہیں۔ یہ مشہور بات ہے کہ دِل را بدِل رہیست۔ پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے تو سمجھ لے کہ خدا تعالےٰ بھی اس سے بیزار ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے۔ محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالےٰ اس کو محبت کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ ان کے کلام میں، ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔ امت محمدیہ میں اس کا بیّن ثبوت اس وقت تک موجود ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے:

احمدی مسلمانوں نے اسلام کی تبلیغ کیلئے عملی صورت میں جتنی سرتوڑ کوشش کی ہے

وہ شاذ ہی عرب کے خلفاء (راشدین) کے بعد کسی اور اسلامی جماعت نے کی ہو"

کتاب "مذہب کے نام پر خون" پر ایک سکھ سکالر کا تبصرہ

مشہور سکھ سکالر سردار شمشیر سنگھ صاحب اشوک محکمہ پنجابی پٹیالہ نے حال ہی میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تصنیف "مذہب کے نام پر خون" پر مفصل تبصرہ کیا ہے۔ ان کا یہ تبصرہ پنجابی کے ایک مشہور ماہنامہ "جیون پریتی" پٹیالہ کے مارچ ۱۹۶۳ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار۔ عباد اللہ گیانی)

سردار صاحب موصوف اپنے تبصرہ کی ابتدا میں لکھتے ہیں:۔

"یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ مذہب کے نام پر کئے گئے مظالم کی تاریخ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ فاضل مصنف نے اس میں جگہ جگہ اسلامی کتب اور دوسرے لٹریچر کے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ اور ثابت کیا ہے کہ سچا مذہب کبھی کسی شخص کو بدی یا مذہب کے نام پر بے گناہوں کا خون بہانے کی تلقین نہیں کر سکتا۔ لیکن اقتدار کے بھوکے ملاں۔ مولوی یا دوسرے دھرم پرچارک جو مذہب یعنی دھرم کی حقیقی روح سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ مقدس کتب کے من پسند معنے بیان کر کے اور تاریخی روایات کو بگاڑ کر ناواقف اور ان پڑھ لوگوں کو مذہب کے نام پر مشتعل کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ فلاں مومن ہے اور فلاں کافر۔ کافروں کو قتل کردو اور ان کے گھر لوٹ لو....."

سردار صاحب موصوف نے فرقہ بندیوں کے جھگڑوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"کچھ احراری مسلمانوں نے۔ جن کے ساتھ مولانا مودودی صاحب بھی صف اول میں تھے ۱۹۵۳ء میں اپنے بعض عقیدت مند مسلمانوں کو احمدی مسلمانوں کے خلاف مشتعل کیا۔ جس کی وجہ سے ۱۹۴۷ء کی مانند ہی پاکستان میں فتنہ کی آگ بھڑک اٹھی اور متعدد بے گناہ احمدی لوٹے گئے اور مارے گئے۔ گو بعد میں حکومت نے کوشش کر کے مجرموں کو پکڑا اور امن بحال کر دیا۔ تاہم اس مذہبی جوش کا نتیجہ بُرا ہی نکلا۔ پاکستان میں نہ صرف احمدی مسلمان ہی بلکہ دیوبندی، وہابی، بریلوی وغیرہ بھی جو کسی ایک فرقہ سے باہر ہیں دوسروں کی نظر میں کافر ہیں۔ یہ ہیں وہ اسلامی فرقے جنہوں نے ایک مذہبی ملک میں خود اس مذہب کو ہی خطرہ میں ڈالا ہوا ہے"

سردار شمشیر سنگھ جی اشوک جی نے اپنے اس تبصرہ میں جماعت احمدیہ سے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے کہ:۔

"اس میں شک نہیں کہ احمدی مسلمان اپنے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو امام مہدی اور کلنک اوتار تسلیم کرتے ہیں جس سے متعلق قدیمی اسلامی اور غیر اسلامی لٹریچر میں کئی قسم کی پیشگوئیاں (*predication*) پائی جاتی ہیں۔ احمدی مسلمانوں کے یہ اپنے ذاتی خیالات ہیں۔ اگر دوسرے مسلمان ان کے اس عقیدہ کو درست تسلیم نہیں کرتے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ احمدیوں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے ان پر جبر یا تشدد کیا جائے یہ تو کسی ایک طبقہ کو سوئی کے ناکہ میں سے گزارنے والی بات ہوگی۔ جو کسی طرح بھی ممکن اور مناسب نہیں کیونکہ تشدد خواہ کسی بھی فرقہ کی طرف سے کیا جائے ہمیشہ خدائے رحیم سے دوری اور قابل نفرت ہے"

سردار صاحب اپنے اس تبصرہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک اسلام کی تبلیغ کا تعلق ہے یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ احمدی مسلمانوں نے اپنے دین اسلام کی تبلیغ کے لئے عملی صورت میں جتنی سرتوڑ کوشش کی ہے وہ شاذ ہی عرب کے خلفاء (راشدین) کے بعد کسی اور اسلامی جماعت نے کی ہو۔ آپ لوگوں نے عیسائیوں کے عیسائیت کے عالمگیر مشنوں کا ذکر تو کئی مرتبہ سنا ہوگا۔ احمدی مسلمانوں نے ٹھیک اسی طرح ایک چھوٹے سے دائرے سے نکل کر نہ صرف پنجاب میں ہی بلکہ افغانستان برما، لنکا، ملایا، سنگاپور، اسرائیل، مسقط سیریا، لبنان، بورنیو، انڈونیشیا، مشرقی اور مغربی افریقہ، امریکہ، انگلینڈ، پولینڈ، ہنگری، البانیہ یوگوسلاویہ، سپین، جرمنی وغیرہ ایشیائی اور یورپین ممالک میں جہاں بھی بس چلا کافی روپیہ خرچ کر کے اپنے مبلغین بھیجے ہیں اور تکالیف اٹھا کر تبلیغ کے لئے مساجد کی شکل میں مراکز قائم کئے ہیں اور قرآن شریف کے تراجم تقریباً ہر ملک کی زبان میں شائع کر کے تقسیم کئے ہیں۔ اسی طرح مختلف ایشیائی اور یورپین زبانوں میں اپنے مشنوں کے اخبار اور رسالے شائع کرنے بھی شروع کر دیئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ان کوششوں میں اگر تھوڑی سی سچائی بھی ہو تب بھی تسلیم کرنے کا ایسا خیال دوسرے اسلامی فرقوں کے مسلمان خواہ وہ کتنے ہی اچھے اور پاک دل مومن کیوں نہ ہوں اپنے دل میں کبھی نہیں لا سکتے۔ ہمارے سکھ دھرم کے پرچارکوں کے لئے جو گورو نانک جی کے مشن کا پرچار کرتے رہتے ہیں احمدی مسلمانوں کی یہ جدوجہد قابل غور اور قابل تقلید ہے۔

سردار صاحب موصوف نے جماعت احمدیہ سے متعلق مندرجہ بالا خیالات کا اظہار کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب کی دلکش کتاب "مذہب کے نام پر خون" پر مندرجہ ذیل تبصرہ کیا ہے۔

مرزا طاہر احمد صاحب نے اسلامی کتب کا بہت گہرا مطالعہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی اس کتاب کی ابتدا میں مذہب کے نام پر کی گئی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہوئے بڑے دردناک الفاظ میں لکھا ہے۔

"انسان کی تاریخ خاک و خون سے تھڑی پڑی ہے۔ اس دن سے لے کر جب (آدم کے بیٹے) قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس قدر خون ناحق بہایا گیا ہے۔ کہ اگر اس خون کو جمع کیا جائے تو آج روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے کپڑے اس خون سے رنگے جا سکتے ہیں۔ بلکہ شاید اس پر بھی وہ خون (باقی) بچ رہے اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لباس کو بھی لالہ رنگ کرنے کے لئے کافی ہو۔ مگر مقام حسرت ہے کہ اس پر بھی آج تک انسانوں کے خون کی پیاس نہیں بجھی" (ص۹)

پھر آگے چل کر ان الفاظ کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ:۔

"یہ خونریزیاں خود خدا ہی کے نام پر کی گئیں اور مذہب کو آڑ بنا کر سفاکانہ بنی نوع انسان کا خون بہایا گیا۔ سب کچھ ہوا اور آج بھی ہو رہا ہے..... ایک مذہب تھا جس سے یہ توقع تھی کہ انسان کو انسانیت کے آداب سکھائیگا۔ مگر خود اس کا دامن بھی خون آلود نظر آتا ہے" (صفحہ ۱۱)

"اشوک جی" نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"فاضل مصنف کے اپنے الفاظ میں اسلام کے صحیح معنے سلامتی اور امن کا مذہب ہیں (ملاحظہ ہو ص۱۳) اور مذہب دراصل روحانی تبدیلی کا ہی دوسرا نام ہے (ملاحظہ ہو ص۱۳) جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اسلام کے بانی حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) مذہب کے نام پر کسی قسم کی سینہ زوری کے حق میں نہیں تھے اور نہ انہوں نے مذہب کے نام پر جبر رنے کی تلقین کی ہے (ملاحظہ ہو ص۱۴) اس لئے:۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقتِ نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

(قسط نمبر ۸)

نزاعِ لفظی

مَیں نے اپنی تقریر "حقیقتِ نبوت" میں یہ بھی کہا تھا کہ ہم میں اور غیر مبائعین میں مسئلہ نبوت میں محض نزاعِ لفظی ہے مَیں نے بیان کیا تھا کہ ہم اور وہ دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے الہامات میں نبی اور رسول کہا گیا ہے اور اس سے یہ مراد ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوتا تھا اور کثرت کے ساتھ آپ پر امورِ غیبیہ کا اظہار کرتا تھا۔ اس حقیقت کا ہم میں اور ان میں مسیح موعودؑ میں متفق علیہ طور پر پایا جانا مسلّم ہے مگر وہ غلط فہمی سے اس حقیقت کو حقیقتِ نبوت نہیں سمجھتے بلکہ اس حقیقت کا نام نبوت جزئیہ یا محدثیت رکھتے ہیں۔ لیکن ہم اور وہ دونوں اس حقیقت کو مسیح موعود میں ضرور متحقق مانتے ہیں کہ آپ پر امورِ غیبیہ کثیرہ ظاہر ہوئے۔ اور آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول کا نام دیا گیا۔ اس صورتِ حال سے ظاہر ہے کہ ہم میں اور ان میں مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق صرف ایک لفظی نزاع پایا جاتا ہے کوئی حقیقی نزاع موجود نہیں کیونکہ ہماری طرح وہ بھی اس حقیقت کا حضرت مسیح موعودؑ کو حامل سمجھتے ہیں جسے ہم نبوت کہتے ہیں مگر وہ اس کا نام جزئی نبوت رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وجود میں ایک حقیقت کے واقعی طور پر پایا جانے میں ہم دونوں کا اتفاق اور صرف اس حقیقت کا نام رکھنے میں اختلاف یہ لفظی نزاع ہی کہلا سکتا ہے۔

پھر مَیں نے جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا حوالہ بھی پیش کیا تھا جس میں وہ ہمیں مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"کامل نبوت (یعنی جو تم مانتے ہو (ناقل) اور جزئی نبوت میں (جو مولوی محمد علی صاحب مانتے ہیں۔ ناقل) فرق صرف اس قدر ہے کہ ان کو (یعنی مسیح موعود کو) کامل نبی مان کر بھی تم ان کو اس سے زیادہ مرتبہ نہیں دیتے جو مرتبہ ہم ان کو جزئی نبی مان کر دیتے ہیں۔"

آگے فرماتے ہیں:-

"ان کے الہامات کو جس حد تک تم حجّت تسلیم کرتے ہو اسی حد تک ہم تسلیم کرتے ہیں بلکہ عملاً ہم زیادہ تسلیم کرتے ہیں۔" (النبوۃ فی الاسلام ص ۲۳)

مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا یہ بیان اس بات پر روشن دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک بھی احمدیوں کے دونو فریق میں صرف نزاعِ لفظی ہے کوئی حقیقی نزاع نہیں۔ دونو فریق حضرت مسیح موعودؑ کا دراصل ایک ہی مرتبہ مانتے ہیں صرف ان میں اس مرتبہ کا نام رکھنے میں اختلاف ہے ایک اس مرتبہ کا نام کامل نبوت رکھتا ہے اور دوسرا جزئی نبوت۔

پھر مولوی صاحب مرحوم کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کو جس حد تک ہم حجت سمجھتے ہیں اسی حد تک مولوی صاحب موصوف حجت سمجھتے ہیں بلکہ انہیں یہ دعویٰ ہے کہ وہ عملاً ہم لوگوں سے ان الہامات کو بڑھ کر تسلیم کرتے ہیں۔ تو عملی طور پر مسیح موعود کے ماننے میں ان میں اور ہمارے درمیان کوئی فرق نہ ہوا۔

مَیں نے یہ بحث اپنی تقریر "حقیقتِ نبوت" میں اس لئے اٹھائی تھی کہ احمدیوں کے دونو فریق پر یہ امر واضح ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے سے مسئلہ نبوت کے عقیدہ میں حقیقت کے لحاظ سے دور نہیں بلکہ ان میں صرف ایک لفظی نزاع ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ میری نیت اس حقیقت کے اظہار سے وصل کی ہے۔ مگر جناب مصری صاحب جو ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ آپ دونو فریقوں کا اتحاد چاہتے ہیں اس موقع پر چونک پڑے ہیں۔ اور میری وصل کی بو حق تدبیر کو ناکام بنانے کے لئے یوں فصل کا بگل بجاتے ہیں کہ:-

"جماعتِ ربوہ اس مقام کی جو کیفیت بیان کرتے ہیں گو الفاظ ایک ہی ہیں لیکن نتیجہ ایک نہیں کیونکہ یہ لوگ حضور کو اسی کیفیت کے ماتحت انبیاء کی جماعت کا فرد قرار دے دیتے ہیں جس کے انکار سے انسان کافر بن جاتا ہے اس لئے اس نزاع کو محض لفظی نزاع سے منسوب کرنا درست نہیں۔"

اس جواب میں دراصل حقیقت مصری صاحب کے مدنظر صرف میری ہی تردید نہیں بلکہ انہوں نے دراصل جناب مولوی محمد علی صاحب کے قول کو بھی ردّ کر دیا ہے۔ جناب مصری صاحب اب میرا جواب سُنئے:-

اس بات سے تو جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم بھی واقف تھے کہ ہم لوگ مسیح موعود کو اسی کیفیت کے رو سے انبیاء کے زمرہ کا فرد قرار دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ کیوں لکھ دیا کہ ہم دونوں کامل نبوت اور جزئی نبوت کے لفظی فرق کے سوا مسیح موعودؑ کا ایک ہی مرتبہ مانتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ وہ دونو فریق میں لفظی نزاع ہی سمجھتے تھے۔ پھر مسئلہ کفر و ایمان میں ہم دونو فریق میں بظاہر جو اختلاف تھا اس کا فرق بھی جناب مولوی محمد علی صاحب خوب سمجھتے تھے مصری صاحب تو ان سے بہت بعد میں جا کر ملے ہیں۔ جب بات یہ ہے تو وہ بتائیں کہ جب مولوی محمد علی صاحب نے یہ کہہ دیا کہ ہم میں اور اُن میں صرف مسیح موعود کا نام رکھنے میں اختلاف ہے کہ آپ کامل نبی ہیں یا جزئی نبی۔ مرتبہ میں کوئی اختلاف نہیں تو آپ کون ہیں؟ جس کی بات کو ہم اُن کے مقابلہ میں ترجیح دیں اور دونو فریق کے درمیان لفظی نزاع کی بجائے حقیقی نزاع تسلیم کر لیں۔ پس جناب مصری صاحب ہمیں آپکا مقصد عملاً دونو فریق کو قریب کرنا دکھائی نہیں دیتا بلکہ ایک دوسرے سے دور رکھنا دکھائی دیتا ہے۔

میرا اصرار

واضح ہو کہ مَیں آپ کی یہ باتیں پڑھ کر بھی اس بات پر علیٰ وجہ البصیرۃ قائم ہوں کہ آپ لوگوں میں اور ہم میں محض لفظی نزاع ہی ہے آپ کے اسے حقیقی نزاع کہہ دینے سے حقیقت بدل نہیں سکتی۔ اصل حقیقت جو بالکل درست ہے وہی ہے جو مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے بیان کی ہے کہ احمدیوں کے دونو فریق صرف مسیح موعود کا نام رکھنے میں نزاع رکھتے ہیں مرتبہ میں کوئی نزاع نہیں رکھتے بلکہ دونو فریق آپ کا مرتبہ ایک ہی سمجھتے اور قرار دیتے ہیں اسی لئے تو ہم نبی کہہ کر مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو حجت سمجھتے ہیں اور مولوی محمد علی مرحوم انہیں جزئی نبی کہہ کر بھی اسی طرح ان کے الہامات کو حجت سمجھتے جس طرح ہم حجت سمجھتے ہیں بلکہ مولوی صاحب مرحوم کو تو یہ دعویٰ تھا کہ وہ عملاً ہم لوگوں سے بھی بڑھ کر مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو تسلیم کرتے ہیں تو پھر جب ہم دونو فریق ایک ہی حقیقت اور مرتبہ کے مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں متحقق ماننے ہیں اور آپ کے الہامات کو ایک ہی طرح حجت سمجھنے میں ان کے نزدیک متفق ہیں اور ہم میں صرف اس مرتبہ کا نام رکھنے میں ہی اختلاف ہوا ہے تو اسی کو تو نزاعِ لفظی کہتے ہیں۔ کہ دونو فریق ایک ہی مقام اور مرتبہ کے لئے نام اور استعمال کرتے ہیں لیکن اس مرتبہ اور حقیقت کو دونو متحقق مانتے ہیں۔ مولوی صاحب مرحوم نے زمرہ کی بحث کو آپ کی طرح کوئی اہمیت نہیں دی اور نہ کفر کی بحث کو ایسی اہمیت دی ہے کہ اس کی وجہ سے دونو جماعتوں میں حقیقی نزاع قرار دیں کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ یہ زمرہ کی بحث ایک لحاظ سے پیدا ہی نہیں ہو سکتی اور کفر کی بحث بھی دراصل لفظی نزاع ہے وہ جانتے تھے کہ جزئی نبی جزئیت کے پہلو میں تو زمرۂ انبیاء کا فرد ہوگا اور اسی پہلو کو جو ان کے نزدیک مسیح موعود میں بطور جزئی نبوت کے موجود ہے ہم نبوۃ مطلقہ کے لحاظ سے نبوت کاملہ قرار دے رہے ہیں۔ اب مسیح موعودؑ کا کامل ظلی نبی ہونا تو خود مصری صاحب نے بھی مان لیا ہے۔ اگر وہ ظلی نبوتِ کاملہ کو نبوت کی ایک قسم نہ سمجھیں (حالانکہ مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایک قسم کی نبوت قرار دیا ہے) تو یہ ان کی ضد ہے۔ پھر جب وہ حضرت مسیح موعودؑ کو کامل ظلی نبی مانتے ہیں تو انہیں ان کے انکار کا نتیجہ بھی کامل ظلی کفر تو ضرور ماننا پڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کفر و ایمان کی بحث میں کفر کو ایمان کے مقابل قرار دے کر لکھتے ہیں:-

"کفر دو قسم پر ہے (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹)

کافر قسم اوّل حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر کے لحاظ سے وہ ہیں جو سرے سے اسلام کے منکر ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتے۔ انہیں لوگوں کو ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا ماننے کے دعویدار ہیں انہیں ہم ہرگز کافر قسم اوّل نہیں سمجھتے۔ بلکہ اگر وہ مسیح موعود کا انکار یا تکذیب کریں تو انہیں صرف کافر قسم دوم ہی سمجھتے ہیں۔ اور اگر جناب مصری صاحب کو خدا کے مقرر کردہ حکم و عدل کا یہ فیصلہ منظور ہے تو پھر انہیں بھی ایسے لوگوں کو کافر قسم دوم ضرور سمجھنا ہوگا۔ پس غیر احمدیوں کو نہ کافر قسم اوّل ہم سمجھتے ہیں نہ آپ لوگ۔ اور ایسے لوگوں کو آپ بھی کافر قسم دوم ہی سمجھتے اور ہم بھی کافر قسم دوم ہی سمجھتے ہیں۔ لہٰذا مصری صاحب کے پیش کردہ نتیجہ میں بھی ہم درحقیقت متفق ہیں پس سچی بات یہی ہے کہ احمدیوں کے دونو فریقوں

میں مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ میں محض لفظی نزاع ہے اگر معری صاحب مسیح موعود کو کامل ظلی نبی مان کر زمرۂ انبیاء کا فرد خیال نہ کریں تو ہم انہیں غلطی خوردہ تو خیال کرتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا منکر نہیں سمجھتے۔ پس اس بات میں ہم آپ کی صرف ایک اجتہادی غلطی خیال کر سکتے ہیں۔ مگر آپ کے ایسا اجتہاد کرنے سے اس اصل حقیقت میں تو کوئی فرق نہیں پڑ جاتا کہ مسیح موعودؑ زمرۂ انبیاء میں نبوت مطلقہ کے لحاظ سے داخل ہیں آپ مسیح موعودؑ کو کامل ظلی نبی مان کر یہ نزاع اٹھاتے ہیں کہ وہ نبوت مطلقہ کے لحاظ سے زمرۂ انبیاء کا فرد ہیں یا نہیں۔ یہ نزاع بھی محض ایک لفظی نزاع کے زمرہ میں ہی داخل ہے۔

جنس نبوت

جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے حدیث نبوی

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات

کی تشریح میں اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام ص۱۹۵ میں تسلیم کیا ہے کہ اس حدیث میں النبوۃ سے مراد جنس نبوت ہے جس کی ایک نوع مبشرات ہے۔ گو وہ مبشرات کی قسم نبوت کو اسجگہ محدثیت قرار دیتے ہیں۔ اگر جنس نبوت سے مراد وہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ یا اخبار غیبیہ لیتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں :۔

"اس طرح جب نبوت کو مسیح موعود (ناقل) نے ایک جنس قرار دیا اور مبشرات کو اس کی نوع قرار دیا تو معلوم ہوا کہ نبوت (جنس ناقل) میں کچھ خصوصیات بڑھانے سے مبشرات بنتی ہیں۔ پس یہاں نبوت بمعنی مکالمہ الٰہیہ یا اخبار غیب ہی لیا جا سکتا ہے تو اس صورت میں حضرت مسیح موعود کی تشریح یہ ہوگی لم یبق من انواع المکالمہ یا من انواع الاخبار عن الغیب الا المبشرات یعنی مکالمہ یا اخبار عن الغیب کی انواع میں سے ایک نوع باقی رہی ہے وہ مبشرات ہیں یا بالفاظ دیگر وہ مکالمہ الٰہیہ یا اظہار عن الغیب احکام شرعی ادامر و نواہی۔ ہدایات مبشرات وغیرہ اقسام تھیں اب یہ تمام اقسام بند ہو گئیں صرف ایک قسم ان میں سے مبشرات رہ گئی"۔

نیز آگے چل کر فرماتے ہیں :۔

"جب نبوت جنس ہو گی تو لازماً اس سے مراد مکالمہ یا اخبار عن الغیب لینا پڑے گا نہ وہ اصطلاحی نبوت جس کی مختلف نوعیں ہو نہیں سکتیں"۔

اور ہم لوگ بھی جنس نبوت یا نبوت مطلقہ ایسے مکالمہ الٰہیہ کو ہی قرار دیتے ہیں جو امور غیبیہ کثیرہ پر مشتمل ہو۔ جنس چونکہ اطلاق کے مرتبہ پر ہوتی ہے۔ اسی لئے جنس نبوت کو ہی میں نے نبوت مطلقہ لکھا تھا۔ پس جنس نبوت کی ایک قسم کے فرد جناب مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود بھی ہیں تو جنس نبوت کے لحاظ سے آپ زمرۂ انبیاء کے فرد قرار پائے۔ اصطلاحی نبوت جناب مولوی صاحب موصوف کے نزدیک جنس نبوت کی ایک نوع ہے خود جنس نہیں لہٰذا اس کی مختلف نوعیں نہیں ہو سکتی۔ یہ نوع ان کے نزدیک تشریعی بھی ہو سکتی ہے غیر تشریعی مستقلہ نبوت کو وہ تشریعی نبوت سے الگ نوع نہیں سمجھتے۔ گو ہمارے نزدیک تشریعی نبوت اور غیر تشریعی مستقلہ نبوت جنس نبوت کی دو نوعیں ہیں۔ غرض جسے وہ اصطلاحی نبوت قرار دیتے ہیں اس کا فرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم بھی نہیں سمجھتے کیونکہ ہم نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تشریعی انبیاء کے زمرہ کا فرد سمجھتے ہیں نہ غیر تشریعی مستقل انبیاء کے زمرہ کا فرد سمجھتے ہیں۔ صرف جنس نبوت یعنی نبوت مطلقہ کی قسم مبشرات والی نبوۃ کا ہی فرد سمجھتے ہیں۔ چونکہ انواع جنس کا فرد ہوتی ہیں۔ لہٰذا انواع کے افراد بھی بواسطہ انواع کے جنس نبوت کا فرد ہوں گے۔ اور جنس نبوت میں بھی تمام افراد انبیاء ایک زمرہ کے افراد قرار پاتے ہیں۔ حالانکہ جنس کی تمام انواع آپس میں تو تباین کلی رکھتی ہیں۔ مگر وہ انواع جنس سے تباین کلی نہیں رکھتیں کیونکہ جنس ان میں مشترک فیہا ہوتی ہے۔ جیسے حیوان جنس کے افراد گھوڑا، ہاتھی اور بیل وغیرہ آپس میں تو تباین کلی رکھتے ہیں مگر حیوان سے تباین کلی نہیں رکھتے۔ کیونکہ حیوان ان سب انواع میں مشترک ہے۔ پس احمدیوں کے دونو فریق جب جنس نبوت کا ظلی نبوت میں اشتراک مانتے ہیں تو کامل ظلی نبی بہرحال جنس نبوت یا بالفاظ دیگر نبوت مطلقہ کے زمرۂ انبیاء کا فرد ہوگا۔ لہٰذا ظلی نبوت کو جنس نبوت کی نوع سمجھتے ہوئے بھی معری صاحب کا کامل ظلی نبی کو زمرۂ انبیاء کا فرد نہ سمجھنا ایک بے علمی کی بات ہے۔ ان کے ایسا کہہ دینے سے اصل حقیقت میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا جہاں تک نرم سے نرم الفاظ ہیں ہم اسے معری صاحب کی اجتہادی غلطی خیال کر سکتے ہیں اسی لئے ہم انہیں مسیح موعود کی نبوت کا منکر نہیں بلکہ مصدق سمجھتے ہیں اور کافر قسم دوم شمار نہیں کرتے۔ پس ہمارے اور احمدیوں کے لاہوری فریق کے درمیان مسئلہ نبوت میں محض نزاع لفظی ہے۔ جناب معری صاحب اگر اس نزاع کو حقیقی قرار دیں تو ہم دونو اس شعر کے مصداق ہوں گے

من برائے وصل کردن آمدم
تو برائے فصل کردن آمدی

جناب معری صاحب میری طرح آپ بھی احمدیوں کے دونو فریق میں مسئلہ نبوت مسیح موعود میں لفظی نزاع قرار دے کر (جیسا کہ میں نے ثابت کر دیا ہے) دونو فریق کو ایک دوسرے کے قریب ہونے دیں اور دونوں میں حقیقی نزاع قرار دے کر انہیں ایک دوسرے سے دور نہ کریں دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مسئلہ نبوت مسیح موعود میں اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان بھی لفظی نزاع ہی قرار دیتے ہیں تو آپ احمدیوں کے دونو فریق میں کیونکر حقیقی نزاع قرار دے سکتے ہیں۔ دیکھئے حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف نزاع لفظی ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں ولکل ان یصطلح"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

اس مقام سے آگے بڑھ کر لاہوری فریق کے احمدی نہ صرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے قائل ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کی نعمت سے مشرف یقین کرتے ہیں اور اس بات سے بھی ہرگز انکار نہیں رکھتے کہ یہ مکالمہ مخاطبہ جو مسیح موعودؑ کو حاصل ہے بموجب حکم الٰہی نبوت ہے۔ پس جب احمدیوں اور غیر احمدیوں میں حضرت مسیح موعودؑ نے مسئلہ نبوت مسیح موعود میں نزاع لفظی قرار دیا ہے حالانکہ وہ مسیح موعود کے مصدق نہیں اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کو نبوت نہیں کہتے تو لاہوری فریق جو مسیح موعود کا مصدق ہے اور آپ کی اس تحریر کو درست سمجھتا ہے کہ آپ بحکم الٰہی نبی ہیں۔ گو وہ آپ کو نبی بمعنی محدث کہے۔ یا آپ کی نبوت کو تشریعی نبوت کے مقابلہ میں نبوت جزئیہ قرار دے۔ ہمارے اور ان کے درمیان صرف مسیح موعود کی نبوت کا نام رکھنے میں اختلاف ہوگا اس نبوت کی کیفیت کو چونکہ دونو فریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں متحقق مانتے ہیں۔ اسلئے دونو فریق میں کوئی حقیقی نزاع نہیں ہو گی۔ آپ کو تشریعی نبی کے مقابلہ میں جزئی نبی کہنا لاہوری فریق کی اصطلاح ہے اور آپ کی نبوت کے جنس نبوت کی ایک نوع ہونے کے لحاظ سے آپ کو نبی کہنا ہماری اصطلاح ہے مگر دونوں فریق کے نزدیک مسیح موعودؑ کی نبوت مبشرات والی ہے جیسے جناب مولوی محمد علی صاحب النبوۃ کی ایک نوع تسلیم کرتے ہیں۔ اصطلاحوں کا الگ الگ ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اوپر کی تحریر کے مطابق نزاع لفظی ہی ثابت کرتا ہے۔ جبکہ دونو ایک حقیقت کے قائل ہوں۔

حجیت الہام

جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے دونو فریق میں صرف نام رکھنے کا اختلاف قرار دے کر مسیح موعود کا ایک ہی مرتبہ ماننے اور ایک ہی طرح دونو فریق کا آپ کے الہامات کو حجت سمجھنے کا اعتراف کیا ہے۔ اپنی تقریر میں ان کا یہ قول پیش کرنے کے بعد میں نے اس پر ایک نکتہ مستزاد کیا تھا کہ الہامات نبی کے ہی حجت ہوتے ہیں نہ کہ ولی کے۔ میری مراد ولی سے ولی مطلق تھی۔ یہ میرا ایک نکتہ تھا جو نزاع لفظی کی تائید میں پیش کیا گیا تھا اور جب مولوی محمد علی صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ہم سے بڑھ کر حجت تسلیم کرتے ہیں تو انہوں نے نبوت آپ کے وجود میں متحقق مان لی۔

جناب معری صاحب نے میرے اس نکتہ کو پکڑ لیا۔ اور لگے میری غلطی نکالنے اور یہ قرار دینے کہ الہام تو ولی کا بھی حجت ہوتا ہے۔ اور اس پر یہ دلیل بھی قائم کر دی کہ بادشاہ طالوت کا یہ قول جو انہوں نے اپنے لشکر کو کہا تھا

ان اللہ مبتلیکم بنھر فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی (سورہ بقرہ)

یہ دراصل طالوت کا الہام تھا جو ولی تھا مگر اس کا یہ الہام اس کی فوج کے لئے حجت قرار دیا گیا اور اس کی نافرمانی کرنے والے جنگ میں شامل نہ کئے گئے۔ پھر معری صاحب نے طالوت کے ولی اللہ ہونے پر زادہ بسطۃ فی العلم والجسم کو بطور قرینہ بھی پیش کر دیا ہے۔ حالانکہ اس جگہ علم سے مراد سیاق کلام کے لحاظ سے ملکی اور سیاسی امور کا علم ہے جو بادشاہ سے تعلق رکھتا ہے طالوت بیشک ضرور نیک تھا اور ولی اللہ بھی ہوگا اور اسے الہامات بھی ہوتے ہوں گے مگر اس الہام کا کہ خدا تمہیں ایک نہر سے آزماتا ہے قطعی طور پر طالوت پر نازل ہونا ثابت نہیں بہت ممکن ہے کہ یہ بات طالوت نے اپنے نبی وقت کے الہام سے معلوم کی ہو۔ لیکن اگر یہ طالوت کا ہی الہام سمجھ لیا جائے تو چونکہ طالوت محض ولی تھا اسلئے اس کا الہام خود اسکی ذات کے لئے حجت تھا۔ اسکی فوج کے لئے حجت اس کا حکم تھا نہ کہ الہام

(باقی صفحہ پر)

دُعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قبل ازیں جو فہرستیں سابقون الاولون کے عنوان سے شائع ہوتی رہی ہیں وہ بھی اس دعائیہ فہرست میں شامل ہیں۔ جو ۲۹ رمضان المبارک کو حسب دستور سابق حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعاء خاص کے لئے پیش کی گئیں۔ نیز ۲۹ رمضان المبارک تک جس قدر نام موصول ہوئے انہیں بھی اسی فہرست میں شامل کر لیا تھا۔ ذیل میں ایک قسط ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وکیل المال

نام	رقم
مکرم نصر اللہ خان صاحب معہ اہلیہ چک ۹۷ بھاتیوالی ضلع شیخوپورہ	۱۴/۲
مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد اسلم ، شنگوی دہلی دروازہ لاہور	۱۰/-
مکرم چوہدری نذیر احمد ، سیکرٹری مال مرا ... ضلع شیخوپورہ	۲۲/۵۰
مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ ، ،	۵/۲۵
مکرم مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ معہ خاندان جھنگ	۲۸۰/-
، میاں علی محمد ، معہ اہل وعیال ،	۲۴/۲۵
، محمد طفیل ، ،	۷/-
، فضل محمد ، ،	۵/-
، بابا خیر الدین ،	۵/۵۰
، میاں شریف احمد معہ اہل وعیال ،	۵۵/-
، میاں رفیق احمد ، ، ،	۵۵/-
، ، محمد صادق ، ، ،	۲۰/-
، راجہ نور الدین ، ڈنگہ ضلع گجرات	۱۰/۵۰
، ملک شجاع الدین ، ، ،	۳۰/-
، مرزا عبد الکریم ، پاور ہاؤس ملتان	۶/۵۰
، مرزا عبد الحمید ، ، ،	۶/۵۰
، چوہدری محمد اسمٰعیل ، آنبہ ضلع شیخوپورہ	۳۹/-
، میاں خان محمد ، شیخ پور ضلع گجرات	۱۰/۵۰
، منشی احمد الدین ، کنجاہ	۱۴/۵۰
مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ ، ،	۵/۲۵
، نذیر بیگم ، ، ،	۶/۲۵
، زینب بی بی ، ، ،	۸/۷۵
، زینب بی بی ، ، ،	۱۱/۵۰
مکرم مرزا احمد الدین صاحب ، ،	۱۳/-
، نذیر احمد ، ، ،	۸/۷۵
، چوہدری فضل احمد ، ، ،	۱۴/۷۵
، عبد الحمید صاحب مقدم مجول ضلع رحیم یار خان	۲۱/-
، چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۱۶/-
مکرمہ عائشہ بیوہ صاحبہ ، ،	۱۵/-
مکرم شریف احمد صاحب ، ،	۶/۵۰
، نعیم احمد ، ، ،	۶/۵۰
، مبارک احمد ، ، ،	۷/-
مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ ، ،	۷/-
، زبیدہ بیگم صاحبہ تلونڈی ،	۵/۹۴
، سرداراں زوجہ وزیر خان چک ۶۹ صریح لائلپور	۵/۱۳
، اللہ رکھی صاحبہ زوجہ غلام محمد ،	۵/-
، اللہ رکھی ، بیوہ عطا محمد ،	۱۱/-
مکرم نبی بخش صاحب ،	۵/۳۶
مکرمہ روشن جہاں صاحبہ ،	۵/-
، امۃ الحفیظ ، ،	۵/-
، عظیم بی بی ، ،	۵/۶۹
مکرم علی محمد صاحب ،	۴۰/-
، محمد بشیر ، ،	۵/-
، غلام رسول ، سماعیلہ ضلع گجرات	۱۰/۲۵

نام	رقم
مکرم محمد رفیق صاحب قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ	۵/-
، بشیر احمد ، دھاروالی ضلع گجرات	۸/-
، مستری محمد رمضان ، کھوکھر غربی ،	۵/۱۲
، مولوی محمد صدیق ، ، ،	۵/-
، سعید اللہ ، ، ،	۵/۲۵
، اللہ دتہ ، ، ،	۵/-
، رحمت علی ، ، ،	۵/۵۰
، منشی اللہ دتہ ، دانہ زید کا سیالکوٹ	۵/۵۰
، چوہدری عنایت اللہ ، گھیلی ورک شیخوپورہ	۶/-
، مستری اللہ رکھا ، ، ،	۸/-
، محمد الدین ، چک ۶۶ ج ب لائلپور	۵/-
، محمد خان عرف اللہ کھوکھر غربی ضلع گجرات	۵/۵۰
، عبد السمیع صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۱۶/-
اہل وعیال ، ،	۸/-
، غلام محمد صاحب چک ۲۱۳ رحیم یار خان	۷/-
اہل وعیال ، ،	۱۴/-
، غلام نبی صاحب چک ۱۴۷ ضلع بہاولنگر	۱۵/-
، مستری رحمت اللہ ، چک ۱۹۷ لاٹھیانوالہ	۱۴/-
، چوہدری فتح علی ، چک ۱۱۴ جنوبی سرگودھا	۱۰۰/-
جماعت احمدیہ چک ۱۰۶ ضلع رحیم یار خاں	۱۳۴/-
مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کاٹھیاں والہ ضلع گوجرانوالہ	۶/۱۲
، امیر بی بی صاحبہ ، ،	۶/۱۲
مکرم سلطان علی صاحب چک ۹۱ ملتان	۱۷/-
جماعت احمدیہ مرالہ ضلع گجرات بلا تفصیل	۲۵۷/۵۰
مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد	۱۲۶/-
، غلام رسول صاحب چک ۲۷ ج ب ضلع لائلپور	۵/۴۳
، چوہدری رحمت علی ، چک ۱۶۹ ج ب ،	۷/۳۱
، ، چراغ دین ، فتح دین صاحب بھڈال سیالکوٹ	۲۷/-
، علم الدین صاحب چک ۹۳ ضلع بہاولنگر	۳۴/-
، محمد اقبال ، ، ،	۸/-
، فتح محمد ، ، ،	۱۱/۲۵
، عباس علی ، ، ،	۶/۲۵
، شاہ محمد ، ، ،	۱۷/۵۰
جماعت احمدیہ مرہنگی ضلع گوجرانوالہ بلا تفصیل	۱۷۰/۴۷
مکرم محمد خان صاحب بیداد پور ضلع شیخوپورہ	۱۵/-
، چوہدری محمد علی ، چک ۶۰ لائلپور	۴۹/-
، علی احمد ، کرتو ضلع شیخوپورہ	۷۰/۸۱
، بزرگان سلت ، ،	۱۸/۴۸
اہل وعیال ، ، ،	۹/۷۵
مکرم خوشی محمد صاحب ورلیار جاٹاں آزاد کشمیر	۵/۳۸
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ، ، ،	۵/۱۲
، حفیظ بیگم ، ، ،	۵/۰۶
، رحمت بی بی ، ، ،	۵/۰۶
مکرم فیروز الدین صاحب ، ،	۵/۳۸

نام	رقم
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر ۱۱۴ رحیم یار خاں	۲۳/۰۰
، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ	۲۸۰/۰۰
، ملک عزیز احمد صاحب دار الصدر ،	۵/۰۰
، مولوی محمد نواز صاحب مینیجر گورنمنٹ پریس لاہور	۴۲/۰۰
، سعید احمد خان صاحب ،	۱۰/۰۰
، سردار بشیر احمد صاحب ،	۳۲۲/۰۰
، ملک ناصر خلیل صاحب ،	۸/۰۰
، چوہدری نصر اللہ خانصاحب ،	۱۰/۰۰
، چوہدری عبد الرحیم صاحب ،	۸/۰۰
، سید تفضل حسین شاہ صاحب ،	۵۰/۰۰
مکرمہ امۃ اللہ صاحبہ ،	۱۴/۰۰
مکرم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب	۱۶۲/۰۰
، عبد الرحمٰن صاحب دانتہ ضلع ہزارہ	۶/۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ، ،	۶/۰۰
، ناصرہ رحمٰن صاحبہ ربوہ	۵/۰۰
مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب خیام پور درکاں	۹۸/۸۰

نام	رقم
مکرم کرنل نظام الدین صاحب ڈگری گھمناں سیالکوٹ	۱۴۰/۰۰
، ملک عبد الرحمان صاحب مرحوم دفتر بیت المال ربوہ	۷/۰۰
، میاں عبد الرحیم صاحب ادجلوی بہاولنگر	۲۳/۰۰
مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ	۷/۰۰
مکرم مرزا محمد سیف اللہ خانصاحب فاروق میکلوڈ گنج شہر	۲۰/۰۰
، ملک عبد الجبار صاحب ٹوپی ضلع مردان	۷/۰۰
، میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ ربوہ	۲۱/۰۰
، خان ہدایت اللہ خانصاحب ،	۱۲۰/۰۰
، راجہ فضل احمد صاحب محمود آباد ضلع جہلم	۷/۰۰
مکرمہ بشریٰ بیگم اہلیہ غلام احمد صاحب ،	۵/۰۰
، رشیدہ بانو صاحبہ گھوگھیاٹ بیانی سرگودھا	۹/۰۰

28

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئیے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری پر حاصل ہونے پر دئیے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے۔ کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۳۳۴۸ :۔ میں زینت بیگم بنت راجہ مظفر خان قوم راجپوت مسلمان پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سندھو براری ڈاکخانہ واندیورنگام ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک بھینس مادی (بھیڑ مادہ) قیمت بیس روپیہ ہے۔ اور زیورات قسم چاندی پچاس تولے اس کی قیمت مبلغ یک صد روپیہ ہے اور حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنی تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا ہوگی تو اس کی اسی شرح مذکورہ صدر کے مطابق حاوی ہوگی۔ محرر بتاریخ ۶/۱۱/۶۲ العبد زینت بیگم دختر راجہ مظفر خان بلکہ مرنے کے بعد بھی جو میری جائداد ثابت ہو اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بقلم خود راجہ مظفر خان صدر جماعت و والد موصیہ گواہ شد راجہ مظفر خان سندھو براری بقلم خود العبد گواہ شد گلہ خان ولد محمد خان خاوند زینت بیگم گواہ شد عبدالرحیم مبلغ جماعت احمدیہ کنہ پورہ حال انسپکٹر بیت المال برائے جماعت ہائے احمدیہ کشمیر ۶/۱۱/۶۲

مسل نمبر ۱۳۳۴۹ :۔ میں رحاۃ بی بی زوجہ یار محمد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینکال ڈاکخانہ نیاپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) زیور طلائی ڈیڑھ تولہ بازاری قیمت -/۲۱۰ روپیہ (۲) زیور نقرئی چالیس تولہ بازاری قیمت -/۱۰۰ روپیہ (۳) دو عدد بھیڑ اور ایک عدد بکری قیمت -/۴۰ روپیہ (۴) مہر بذمہ خاوند چار صد پچاس روپے -/۴۵۰ روپے کل میزان آٹھ صد روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں مزید کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا کمی بیشی ہو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر دوں تو اس رقم یا اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ رحاۃ بی بی دستخط موصیہ۔ یار محمد (بحروف زبان ملک پینکال) دستخط خاوند موصیہ۔ خاکسار سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ Guma-KRam ۱۱/۲/۶۳ دستخط سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینکال

مسل نمبر ۱۳۳۵۰ :۔ میں محمد الیاس ولد سیٹھ شیخ حسن صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر چوبیس ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے:۔ (۱) ایک عدد مکان سکنی واقعہ محلہ دستگیر پیٹ قیمتی تقریباً بیس ہزار روپیہ -/۲۰۰۰۰ روپے (۲) ایک عدد مکان بشکل کارخانہ بیڑی بنام کارخانہ ۴۹۹ قیمتی تخمیناً بائیس ہزار روپیہ -/۲۲۰۰۰ روپے (۳) زمین نزدگی تری چار ایکڑ قیمتی تخمیناً تین ہزار روپیہ -/۳۰۰۰ روپے میزان پچاس ہزار روپے (-/۵۰۰۰۰) میں اپنی اس مذکورہ بالا جائداد غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرا گذارہ اسی جائداد کی آمد پر ہے جو تخمیناً -/۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار انشاء اللہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد الیاس ولد سیٹھ شیخ حسن صاحب مرحوم یادگیر۔ گواہ شد بدرالدین صاحب عامل درویش ولد چوہدری عبدالغنی صاحب سکنہ قادیان ضلع گورداسپور گواہ شد مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال ولد منشی عبدالحق صاحب سکنہ قادیان ضلع گورداسپور ۲۰/۱۲/۶۲

ہم ہیں اور اسے بلا شک نہیں مانتے ہیں۔ اور اس کا حشر بھی دوگروہ ہیں مانتے ہیں۔ ایک امتیوں میں ایک انبیاء میں جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مسیح موعود کو زمرۂ انبیاء کا فرد سمجھتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تقریر حقیقت نبوت پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

بقیہ صفحہ ۵

پس یہ واقعہ اس امر کو حل نہیں کرتا کہ ولی کا الہام ساری امت کے لئے حجت ہوتا ہے۔ ہاں ایسا ولی جو اولی الامر بھی ہو وہ اگر اپنے کسی الہام کے اشارہ سے قوم کو کوئی حکم دے تو وہ حکم قوم پر اولی الامر کے حکم کے طور پر حجت ہوگا نہ اولی الامر کے الہام کے طور پر محض ولی کا الہام صرف اس کے اپنے لئے حجت ہوتا ہے۔ ہاں پورا ہو جانے پر دوسروں کے لئے بھی حجت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ واقعہ ہو جانے والی سچائی کا انکار جہالت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کو تو احمدیوں کے دونوں فریق منہاج نبوت پر مانتے ہیں اور دونوں فریق انہیں مامور من اللہ یقین کرتے ہیں اور اور آپ کے الہامات میں آپ کے لئے نبی اور رسول کے الفاظ بھی قبول کرتے ہیں۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات محض ایک عام ولی اللہ کے الہامات کی طرح نہیں جو غیر مامور ہو۔ بلکہ دونوں فریق آپ کے ایک پہلو سے مامور اور نبی ہونے کی وجہ آپ کے الہامات حجت ہیں۔ لہذا میرا یہ نکتہ درست تھا کہ جب مولوی محمد علی صاحب دونوں فریق کا ایک ہی حد تک مسیح موعود کے الہامات کو حجت سمجھنا تسلیم کرتے ہیں۔ تو ان الہامات کی حجیت میں وہ آپ کی نبوت اور ماموریت کا بھی دخل مانتے ہیں۔ آخر وہ آپ کو مامور محدث کہنے کے ساتھ ہی امتی اور نبی بھی مانتے ہیں۔ اور محدث تو ہر نبی علی وجہ الکمال ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کے الہامات کی حجیت میں آپ کی نبوت اور ماموریت کا دخل ماننا بھی ضروری ہوگا۔ اور چونکہ ہم بھی ان کی نبوت ظلیہ کاملہ اور ماموریت کی وجہ سے ہی آپ کے الہامات کو حجت سمجھتے ہیں۔ اس لئے میرا یہ کہنا درست ہے کہ الہامات قوم کے لئے نبی کے ہی حجت ہوتے ہیں نہ محض ولی کے۔ پس ہم دونوں فریقوں میں نبوت مسیح موعود میں محض لفظی نزاع ہے ان کے الہامات کو جب دونوں فریق یکساں حجت مانتے ہیں تو دونوں عملاً ان کی الہامی حیثیت کو مساوی سمجھتے ہیں اور صرف اس کا نام رکھنے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اور یہ اختلاف بھی دراصل مختلف پہلوؤں سے ہے نہ ایک ہی پہلو سے۔ یعنی مولوی محمد علی صاحب اسلام میں نبی کی معروف تعریف کے مقابلہ میں جس میں نبی کے لئے غیر امتی ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے یا تشریعی نبوت کے مقابلہ میں آپ کی نبوت کو جزئی قرار دیتے ہیں اور ہم لوگ نبوت مطلقہ کے پہلو کے لحاظ سے آپ کی نبوت کاملہ کے قائل ہیں۔ اور مسیح موعود نبوت کو مولوی صاحب مرحوم بھی جس نبوت کی نوع مان چکے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص نبوت کی سابق اصطلاح میں مسیح موعود کی طرف سے ترمیم نہ کیا جانے پر اصرار کرے تو ہم بھی اسے یہی مشورہ دیں گے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو جزئی نبی ہی قرار دے کیونکہ اس تعریف کی رو سے تو مسیح موعود کو کامل نبی سمجھنا کفر ہے۔ ہم تو اس تعریف نبوت کو چونکہ ترمیم شدہ سمجھتے اور اس کی جامعیت کے لئے غیر امتی ہونے کی شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترمیم شدہ تعریف کی رو سے آپ کو نبی سمجھتے ہیں۔ لاہوری فریق کے دوست گو اس تعریف میں ترمیم کے قائل نہیں تاہم وہ بھی دوسری تعریف کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود کو نبی سمجھتے ہیں۔ اور اصطلاحی نبی کے بالمقابل آپ کو جزئی نبی قرار دیتے ہیں۔ لیکن دونوں فریق آپ کی نبوت کی تفصیلی کیفیت یہی قرار دیتے ہیں۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کے ایسے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوتے ہیں۔ جو کامل وحی ہے اور جس میں امور غیبیہ کی ایسی کثرت پائی جاتی ہے جب تک کسی کو خدا تعالیٰ سے خصوصیت کا قرب نہ ہو اس پر خدا تعالیٰ ایسے اسرار غیبیہ ظاہر نہیں کرتا۔

پس ہمارے اور لاہوری فریق میں اصل اختلاف دراصل تعریف نبوت میں تبدیلی یا عدم تبدیلی کے متعلق ہے۔ ورنہ جس تعریف نبوت کے باعث ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی سمجھتے ہیں۔ اس تعریف کے ماتحت لاہوری فریق بھی آپ کو نبی سمجھتا ہے۔ اور جس تعریف کے ماتحت لاہوری فریق آپ کو نبی نہیں سمجھتا اس تعریف کے ماتحت ہم بھی آپ کو نبی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس تعریف کے ماتحت کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی سمجھنا کفر سمجھتے ہیں۔

مصری صاحب کا مغالطہ

میں نے مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کاملہ نبوت مطلقہ کے لحاظ قرار دی تھی۔ اسی پر مصری صاحب لکھتے ہیں ابن عربی کے نزدیک نبوۃ مطلقہ محض ولایت کا نام ہے (پیغام صلح ۱۷ دسمبر ۶۲ء) اس بات میں مصری صاحب ایک مغالطہ دے رہے ہیں حقیقت یہ ہے۔ ابن العربی علیہ الرحمۃ اولیاء امت یعنی محدثین میں نبوۃ مطلقہ جزوی طور پر مانتے ہیں۔ اور مسیح موعود میں کامل طور پر اسی وجہ سے وہ اولیائے امت کے مقابلہ میں مسیح موعود کی نبوت بالاختصاص کے قائل ہیں

چینی فوج نے پاکستان کو ملنے والا سارا علاقہ خالی کر دیا

"پاکستان کو اپنے تمام جائز مفادات کے تحفظ کا پورا یقین ہو گیا ہے" (بھٹو)

ہانگ کانگ ۷ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں کہا کہ حالیہ پاک، چین سرحدی سمجھوتہ کے تحت پاکستان کو ساڑھے سات سو مربع میل علاقہ ملا ہے چین نے اس میں اپنی فوجی بیرکیں اور سرکاری عمارات خالی کر دی ہیں۔ وزیر خارجہ کراچی روانہ ہونے سے پیشتر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان کو جو علاقہ ملا ہے وہ خاصی اقتصادی اہمیت رکھتا ہے اس علاقہ میں جو فوجی بیرکیں تعمیر کی تھیں وہ خالی کر دی گئی ہیں اور چینی فوجی دستے اس علاقہ سے چلے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں چین نے اس علاقہ میں سرکاری عمارات بھی خالی کر دی ہیں۔ آپ نے کہا معاہدے کے تحت چین کو جو علاقہ ملا ہے اس کے کسی بھی حصہ پر پاکستان کا قبضہ نہیں تھا۔ وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ مختلف حلقوں میں چین کو علاقہ کی مبینہ منتقلی کے بارے میں جو اعداد و شمار پیش کئے جا رہے ہیں ان کی پشت پر خاص مقاصد کارفرما ہیں۔ آپ نے کہا ہمیں اعداد و شمار کی اس شعبدہ بازی سے کوئی دلچسپی نہیں مسٹر بھٹو نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان کو اس سمجھوتے کے تحت اپنے تمام جائز مفادات کے تحفظ کا پورا یقین ہے آپ نے آخر میں کہا کہ بھارت اس سمجھوتے کو دیگر مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

روس کے چار خلانورد، گاگرین، ٹیٹوف، نکولائیف اور پوپووچ میں سے کوئی ایک یا چاروں مل کر پرواز کریں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

"یہ راتیں کب ختم ہوں گی۔ اور وہ دن کب آئیں گے جب خدا کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے خون کی ہولی نہیں کھیلی جائے گی؟" (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰۱)

اپنے اس تبصرہ کے آخر میں سردار شمشیر سنگھ جی اشوک نے یہ لکھا ہے کہ:-

"یہ ہے اس کتاب کا مختصر سا خلاصہ جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے قابل مصنف مرزا طاہر احمد صاحب نے بہت تحقیق اور محنت سے اس کی تکمیل کی ہے۔ اس کتاب کی زبان بہت سلیس اور شستہ ہے۔ اس میں چودہ مختلف عنوان ہیں۔ طرز بیان بہت دلکش ہے۔ الفاظ کی ترکیب اور بندش بہت چست اور درست ہے۔ میرے نزدیک ایسی کتاب جس میں مذہبی اتحاد۔ اور رواداری کی پوری پوری جھلک ہے۔ ہر لائبریری میں ہونا چاہیئے۔

(ترجمہ از سالہ جیوتی پرتیپ پٹیالہ بابت ماہ ۱۹۶۲ء)

ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ فروری ۶۳ء مطابق ۲۶ رمضان المبارک بروز جمعرات الصبح پانچ بجے ایک فرزند عطا کیا ہے۔ جس کا نام نسیم احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود کی صحت بھی خراب ہے اور بہت کمزور ہے۔ میری اہلیہ کی صحت بھی بعد خراب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو دینی و دنیوی کامیابی عطا فرماوے اور والدین کے لئے باعث رحمت ہو۔ (محمد سرور طاہر (پروپرائٹر) ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی چاٹگانگ۔

مشرقی پاکستان عنقریب مغربی پاکستان کے برابر ہو جائیگا

ڈھاکہ ۷ مارچ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں کہا کہ مشرقی پاکستان میں ترقی کی رفتار اتنی تیز ہو گئی ہے کہ وہ جلد ہی مغربی پاکستان کے قریب پہنچ جائے گا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سمگلنگ کی روک تھام کے لئے حکومت سے تعاون کریں تاکہ دولت ملک سے باہر نہ جانے پائے۔ وزیر خزانہ نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ بھارت اپنی جنگی تیاریوں پر آٹھ ارب روپیہ صرف کر رہا ہے، آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس کا پاکستان کے بجٹ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ مسٹر شعیب نے کہا خواہ کچھ بھی ہو پاکستان کے چپے چپے کا دفاع کیا جائے گا۔

روس عورت کو خلا میں بھیجے گا

وائنا ۷ مارچ۔ ہنگری کی خبر رساں ایجنسی نے ماسکو کی اطلاعات کے حوالہ سے بتایا ہے کہ روس امسال ایک عورت کو خلا میں بھیجے گا۔ ایجنسی نے یہ بھی بتایا ہے کہ

چین اور پاکستان کے درمیان جنگ نہ کرنے کے معاہدہ پر بات چیت نہیں ہوئی

بھارت خلوص نیت سے کام لے تو مسئلہ کشمیر پر سمجھوتہ ہو سکتا ہے

ڈھاکہ ۷ مارچ۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پیکنگ میں پاکستان اور چین کے سرحدی معاہدہ پر دستخطوں کے موقع پر دونوں ملکوں کے درمیان جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی بات چیت نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس قسم کے معاہدہ کی قیاس آرائی کی کوئی بنیاد موجود ہے۔ صدر ایوب نے جو ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے کہا اس مسئلہ پر وہ اس سے زیادہ فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو سے ابھی ان کی ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ پاک چین سرحدی سمجھوتہ کا مقصد صرف اس علاقہ میں امن برقرار رکھنا اور ہمسایہ ملکوں سے تعلقات کو بہتر رکھنا ہے۔ پاکستان تمام ہمسایہ ملکوں سے اچھے تعلقات رکھنے کا خواہشمند ہے اور چین سے سرحدی معاہدہ بھی ہماری اس خواہش کا مظہر ہے۔ صدر نے کہا کہ اس معاہدہ سے کلکتہ کے مذاکرات کشمیر کے متاثر ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پاکستان کا وفد کلکتہ یہ خواہش لے کر جائے گا کہ کشمیر کے جھگڑے کا منصفانہ اور باعزت حل دریافت کیا جائے۔ اگر بھارت کی بھی یہی خواہش ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان اس تنازعہ کا حل دریافت کیا جا سکے۔ صدر نے یہ یقین دلایا کہ حکومت پاکستان کشمیر یا کشمیریوں کے مفاد کے خلاف کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔

سعودی عرب نے عرب جمہوریہ کو الٹی میٹم دیدیا

بیروت ۷ مارچ۔ وزیر اعظم سعودی عرب شہزادہ امیر فیصل نے صدر ناصر کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر متحدہ عرب جمہوریہ کے طیاروں نے سعودی عرب کے علاقے پر بمباری بند نہ کی تو سعودی عرب جوابی کارروائی کرے گا۔ مکہ ریڈیو نے ایک نشریہ میں بتایا ہے کہ پیر کی رات کو متحدہ عرب جمہوریہ کے بمبار طیاروں نے یمن کی سرحد کے قریب سعودی عرب کے ایک گاؤں پر حملہ کیا۔ جس سے ایک ہسپتال بالکل تباہ ہو گیا اور بہت سے مریض ہلاک ہو گئے۔ امیر فیصل نے کہا کہ ہم اپنے عرب مسلمان بھائیوں کا خون بہانا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بزدل ہیں اور جنگ کرنا نہیں جانتے انہوں نے صدر کو انتباہ کیا کہ وہ اپنے طیاروں کو بمباری بند کرنے کا حکم دیں۔ انہوں نے کہا کہ یمن کے جھگڑے کا حل یہ ہے کہ اس علاقے کو اقوام متحدہ کی تحویل میں دیدیا جائے اور استصواب رائے کرایا جائے کہ آیا عوام امام بدر کی حکومت پسند کرتے ہیں یا صدر سلال کی۔ انہوں نے ایک بار پھر عرب جمہوریہ سے اپیل کی ہے کہ وہ یمن سے اپنے دستے واپس بلا لے۔ اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری یمن کی صورت حال کے بارے میں متحدہ عرب جمہوریہ کے حکام سے بات چیت کرنے قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔

برطانوی کابینہ میں ردوبدل کا امکان

لنڈن ۷ مارچ۔ ڈیلی میل نے انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعظم میکملن اگلے ماہ اپنی کابینہ میں زبردست ردوبدل کریں گے اخبار نے لکھا ہے کہ میکملن اپنی کابینہ میں دو بڑی تبدیلیاں کریں گے جن سے لارڈ پرائیوی سیل ایڈورڈ ہیتھ اور مسٹر میکلوڈ متاثر ہوں گے ڈیلی میل نے لکھا ہے کہ ایڈورڈ ہیتھ کو لارڈ ہوم کی جگہ وزیر اعظم بنا دیا جائے گا۔

روسی طیارہ کو چین سے گذرنے کی اجازت نہیں دی گئی

نئی دہلی ۷ مارچ۔ عوامی جمہوریہ چین نے ماسکو اور نئی دہلی کے درمیان براہ راست نئی فضائی سروس کے طیاروں کو چینی علاقہ سے گذرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے، چنانچہ اس سلسلے میں پرسوں جو طیارہ ماسکو سے روانہ ہوا تھا دہلی نہیں پہنچا اور ماسکو واپس چلا گیا۔

درخواست دعا

خاکسار کے لڑکے عزیز کریم اللہ کا ایم ایس سی (کیمسٹری) فائنل کا پریکٹیکل امتحان ۲۳ سے شروع ہے۔ تمام احباب جماعت اور بالخصوص بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی اس امتحان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی
انسپکٹر وقف جدید ربوہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثات

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام حسب معمول کل پاکستان بین الکلیاتی سالانہ مباحثات روایتی شان کے ساتھ انگریزی اور اردو میں علی الترتیب ۹ اور ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء کو کالج ہال میں منعقد ہوں گے۔ انگریزی مباحثہ کا موضوع یہ ہوگا۔

"Marriage is a farewell to peace of mind"

اردو مباحثہ اس موضوع پر ہوگا کہ

"پاکستان کو سیاستدانوں کی نہیں سائنسدانوں کی ضرورت ہے۔"

کالج ہال میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو کالج کے یونین کے دفتر سے مل سکتا ہے۔

(صدر کالج یونین ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵